

قیمت سالانہ تین روپیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۶۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۸ نومبر سنہ ۱۹۱۸ عیسوی | نمبر ۴۵

گلدستہ اخبار

ممکن ہے کہ تمام جنگی محاذوں پر اتحادیوں کی شاندار فتح نظر آرہی ہے۔

برطانیہ عظمہ کو سرکاری طور پر ٹرکی کی طرف سے جداگانہ طور پر عارضی صلح کی درخواست موصول ہوئی ہے۔ جس میں ٹرکی نے غیر مشروط طور پر اتحادیوں کی اطاعت قبول کرنے کی رضامندی ظاہر کی ہے۔

بعد کی خبر خیال کیا جاتا ہے کہ ٹرکی نے ہر محاذ پر ہتھیار رکھ دینے کی درخواست کر دی ہے یہ بھی منظور کر لیا ہے کہ تمام برطانوی قیدی رہا کر دیئے جاویں۔

اتحادیوں کی فتحیابی ہندوستان کے لئے انتہا درجے کی مبارک خبر ہے۔

آسٹریا ہنگری نے بھی ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور وہ بھی مسٹر ولسن صاحب کی تمام شرائط کو تسلیم کر لیتا ہے۔

امریکہ میں جرمنی جائداد کو فروخت کرنے کے لئے امریکن پارلیمنٹ میں ایک مسودہ قانون پیش ہونے والا ہے۔ اس جائداد کی فروخت سے ان امریکنوں کے نقصان کی تلافی کیجاویگی جن کو آبدوزوں سے نقصان پہنچا ہے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس جائداد کے فروخت کرنے سے ۴۰ کروڑ پونڈ وصول ہونگے۔

لسوٹانیہ جہاز کے ڈبائے جانے سے جنکا نقصان ہوا تھا انہوں نے نمبار کمپنی پر ... کی بنیاد پر ۱۲۰۰۰۰۰ روپیہ کا دعوےٰ دائر کیا تھا۔ جسکا فیصلہ امریکن عدالت نے یہ کیا ہے کہ جہاز اتفاقیہ طور سے غرق نہیں ہوا۔ بلکہ جرمن کے آبدوز سے غرق کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ نقصان جرمن گورنمنٹ سے بھرا جاویگا نہ کہ کمپنی سے۔

دارالسلطنت روس میں فی انڈا ڈیڑھ روپیہ اور مکھن فی سیر ۶۰ روپیہ نرخ ہو رہا ہے۔

امریکہ سے خبر ہے کہ جرمن گورنمنٹ نے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ اس نیت سے خرچ کیا کہ امریکہ کے لوگوں کو اپنا خیرخواہ بنایا جاوے۔ پر یہ بالکل فضول نکلا۔

جرمن کی اس قسم کی کوشش ملک روس میں بھی کیگئی تھی۔ جو کامیاب نکلی اور جس سے ملک روس برباد ہو گیا۔ لیکن امریکہ اور اتحادیوں کی کوشش سے امید ہے کہ وہ ملک از سر نو بحال پر آجاوے۔ اور اس کی سلطنت کے لئے ایک نیا بندوبست ہو جاوے۔

لنڈن نومبر۔ پیرس سے خبر ہے کہ اتحادیوں کی فتحیابی جو میدان جنگ میں ہو رہی ہے امید دلاتی ہے کہ جرمن التوائے جنگ کی شرائط جلد قبول کریگے۔

لنڈن سے خبر آئی ہے کہ مسٹر کے سی مکرجی ساکن کلکتہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں بنگالی زبان میں لکچرار مقرر ہوئے

تار برقیات

آسٹریا نے ہتھیار ڈال دیئے

لنڈن ۳ نومبر - ۷ بجے شام - پریس بیورو سے خبر ملی کہ مسٹر لائیڈ جارج نے پیرس سے ٹیلیفون سے خبر بھیجی کہ آسٹریا ہنگری نے ہتھیار ڈال دیئے اور لڑائی سے قطعی طور پر دست بردار ہوئے - اتوار کی شام کو جنرل ڈاسیس نے صلح نامہ پر دستخط کر دیئے اور پیر کے روز تین بجے اس پر عملدرآمد ہوگا۔

لنڈن ۱ نومبر۔ خبر رساں کی راہ سے برلن کا پیغام پہونچا جس سے معلوم ہوا کہ وائنا اور بڈاپسٹ میں غدر ہو رہا ہے۔ اور کہ مفسدوں کے پاس مشین گنز اور سامان ہے۔ جو ہنگری کی نیشنل اسمبلی کی طرف کام کر رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ فساد کا سبب یہ ہے کہ آرچ ڈیوک ادجین نے کوشش کی کہ لشکر کے وسیلے سے خود مختار حاکم بنجائے۔ دو افسروں پر ہاتھ ڈالنے لگے۔ اس پر عوام نے انکو بچایا سپاہی مفسدوں کے ساتھ ملکر قیدیوں کو رہا کیا۔ اور بعد اس کے ہزار ہا سپاہی اور افسروں کے ساتھ گلی اور کوچوں میں سلطنت جمہوری کے نعرے بلند کئے پارلیمنٹ کے دفتروں کو گھیر لیا۔ جان و مال کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

کوپن ہیگن سے خبر ہے کہ شہر وائنا کی حالت کشمکش کی ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی قلت کے سبب سے بعض جگہ میں لوٹ مار ہو رہی ہے۔ جنگی جہاز مفسدوں کے ہاتھوں میں آکر ہنگری کی زیر حکومت آگئے۔ شاہنشاہ کارل ۱۸ ریلگاڑیاں لیکر مع سامان اور اسباب کے جس میں زر و جواہرات اور کھانے پینے کی چیزیں تھیں شہر سے نکل گیا۔

ایک جرمن اخبار سے معلوم ہوا کہ بڈاپسٹ میں غدر ہوا اور نیشنل کونسل نے سرکاری اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ لوگ نہایت خوش ہیں۔

لنڈن ۲ نومبر۔ امسٹرڈم سے خبر ہے کہ بڈاپسٹ میں لشکر اور جنگی جہاز کے افسر اور ملکی افسر نیشنل کونسل کی اطاعت کی قسم کھا رہے ہیں۔ اور لوگوں کو ہدایت ہوئی کہ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں۔ لوگ نہایت خوش ہوئے

پولش ڈپٹی نے پارلیمنٹ میں خبر دی کہ پولش علاقہ جات جو آسٹریا ہنگری میں تھے۔ پولش اسٹیٹ کے ساتھ ملکر علیحدہ صوبہ بنینگے۔ اور ایک کیپٹن نام لیمبرگ میں اس کا انتظام کر رہا ہے۔

اگرم سے خبر ہے کہ کروائی ڈیٹ نے قرار دیا ہے کہ کروآشیا۔ سلوونیا اور ڈلمیشیا خود مختار صوبے بن گئے

لنڈن ۱ نومبر۔ دس بجے رات ایک بے تار کی خبر ہے کہ وائنا میں حکم دیا گیا کہ آسٹرو ہنگری کے جنگی جہاز سلاب نیشنل کونسل مقام اگرم کے سپرد کئے جاویں

ٹرکی کی عارضی صلح

لنڈن ۱ نومبر۔ ریوٹر سے خبر ہے کہ ترکی نے عارضی صلح کی شرائط کے متعلق ہتھیار ڈالکر منظور کر لیا ہے۔ کہ اتحادیوں کی فوجیں جہاں چاہیں جاویں اور اختیار رکھیں۔ ملکی حدود صلح کی کانفرنس سے ٹھہرائی جاوینگی۔ لیکن جو ممالک اتحادیوں کے ہاتھ آگئے ہیں۔ اُن پر ترکی اختیار پھر قایم کرنے کی کوئی امید نہیں دلائی گئی۔

لنڈن ۔ امسٹرڈم ۔ قسطنطنیہ سے براہ برلن تار آیا کہ ترکی اخبارات کا خیال جرمن کے غیر مغلوب ہونے کی نسبت بالکل بدلگیا ہے۔ اب کہتے ہیں کہ جرمن کی جنگی پالیسی کا دوالہ نکل گیا ہے۔ اور اب امریکہ اور برطانیہ اعظم دونوں بڑے جنگی فرمانروا ہیں اور چاہیئے کہ وہ اب اُن کے ساتھ تعلق پیدا کرے۔

ایک اخبار کہتا ہے کہ ترک ہمیشہ انگریزوں اور فرانس کے ساتھ تھے۔ مگر ترکی جرمن الائنس ایک سرکاری حکمت عملی تھی جس سے ترک خوش نہیں تھے

ایک بڑی لڑائی

(ناظرین کو واضح ہو کہ جرمن اس لڑائی کو طول دینا چاہتے ہیں۔ اس خیال سے کہ انکو التوائے جنگ کے پیشتر ہی ایسی صورت نظر آوے کہ جس سے وہ اپنی قوم کی ہارنے کی بدنامی کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ برعکس اس کے اتحادیوں کی بڑی خواہش ہے کہ جرمن افواج کو قطعی شکست دیویں اور جرمنی کی طاقت اور زور کو بالکل نیست کر ڈالیں تاکہ صلح کے وقت انکو بہ نسبت دیگر شخصوں کے کوئی اور دعوے ہاتھ نہ لگ جاوے۔ ایڈیٹر)

لنڈن ۲ نومبر۔ ریوٹر کی خبر ہے کہ اتحادیوں کی فوجیں مقام ولینسیس میں فرانس اور بلجیم کی سرحد کی پورب کیطرف لڑ رہی ہیں۔ جہاں دشمن بڑے زور سے مقابلہ کر رہا ہے ہمنے نئڈ ریسی پر قبضہ کر لیا اور ہم ہزار قیدی پکڑ لئے

اٹلی کی فتح

لنڈن ۱ نومبر۔ خبر ہے کہ اٹلی نے بہمراہی انگریزی اور امریکن افواج کے آسٹریا ہنگری کی افواج کو بالکل نابود کر ڈالا ۳ لاکھ قیدی اور ۵۰۰۰ توپیں ہاتھ آئیں شہر ترینٹ اور تریسٹ پر قبضہ ہو گیا اور آخر کار اٹلی کیساتھ التوائے جنگ قرار پایا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

زمانہ حال کی ضرورت

مشنری ریویو آف دی ورلڈ مطبوعہ ماہ اگست ۱۹۱۸ء میں ایک تقریر بعنوان کلیسیا اور معاملہ تمدنی درج ہے جس کا خلاصہ ناظرین نور افشاں کے غور و فکر کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے مصنف پادری جان سیکڈول صاحب ڈی ڈی ہیں جو پٹسبورگ یو۔ ایس۔ اے کے رہنے والے ہیں ٭

تقریر کے شروع میں صاحب موصوف فرماتے ہیں کہ مسیحی کلیسیا کے سامنے ایک عجیب موقعہ ہے جس میں اس دنیا کی حالت موجودہ اور آئندہ کے لئے ایک وسیع اور ضروری خدمت کی جا سکتی ہے۔ یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ کلیسیا خوف و دہشت کے ساتھ اُس کے مقابلہ میں پیش آوے۔ بلکہ ایمان اور محبت کے زور سے اُس کو اختیار کرے۔ کلیسیا بہت کچھ کر سکتی ہے اور بہت کچھ کر چکی ہے اور باقی کرنے کے لئے بہت ہے اور چاہئے کہ کلیسیا اس کے سئے قوموں کے لئے پیشوا بنے۔ کیا کلیسیا ایسا کرے گی؟

دنیا کی تمدنی حالت سے واقفیت چاہیئے

اگر کلیسیا اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاوے تو نہ صرف ضرور ہے کہ مسیح کی تعلیم سے واقف ہو جیسا کہ بائیبل میں پائی جاتی ہے۔ لیکن زمانہ حال کی حقیقت سے بھی واقفیت چاہیئے۔ تمدنی۔ پولیٹیکل اور صنعت و حرفت سے ایسی واقفیت چاہیئے جیسا کہ اخلاقی اور روحانی زندگی کے معاملات میں ضروری ہے۔ چاروں طرف لوگ بے آرامی اور کشمکش کی حالت میں رہتے ہیں۔ چاہیئے کہ کلیسیا اپنے خدا سے اس کا علاج دریافت کرے اور تب دنیا کو دکھلاوے لیکن قوموں کی حالت سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے کلیسیا کو اس بات کے لئے قرار دینا چاہیئے۔ کہ اس کی جڑ کیا ہے؟ اور کہاں ہے؟

۵۰ سال گذرے کہ یہ جڑ دین اور سائنس کے بیچ میں واقع تھی۔ اور ۲۰ سال ہوئے کہ وہ دین اور پاک کلام کے بیچ میں واقع تھی۔ اور آج وہ دین اور تمدن کے بیچ میں واقع ہے۔ لہذا زمانہ حال کی نسبت ضرور ہے کہ اول تمدنی حالت کی نسبت حقیقت سے آگاہ ہونے کے لئے اُس کی علمی کتابیں اور اخبارات کا مطالعہ ہونا چاہیئے۔ دوئم۔ تمدنی انتظام کا عملدرآمد چاہیئے۔ دیکھئے دنیا کے مزدور پیشہ (۹۰۰۰۰۰۰) نوّے لاکھ آدمی طرح بطرح کی جماعتوں میں شامل ہو چکے ہیں۔ اور سوشلزم کے دلدادہ دو کروڑ سے زیادہ ہونگے۔ اس سبب سے تمام دنیا میں کشمکش کی حالت نظر آتی ہے اور یہ حالت اتفاقیہ نہیں ہے۔ لیکن اس تعلیم کے نتیجے سے وقوع میں آئی ہے۔ کہ کسی طرف مدت سے دل لگایا ہوا ہے۔ سوئم۔ تمدنی معاملات کے مطابق سرکاری کارروائی بھی ضروری ہے۔ امریکہ کی کانگرس اور جماعت قانون سازی کے سامنے اس قسم کے معاملے بار بار پیش کئے جاتے ہیں۔ چہارم۔ تمدنی تعلیم کی ضرورت جیسا کہ ہمارے کالجوں میں سوشل سائنس کی نسبت ہو رہا ہے۔ پنجم تمدنی دین کی ضرورت ہے۔ لہذا امریکہ اور انگلستان میں ہر ایک کلیسیا میں کوئی کمیٹی ہوتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کی تمدنی حالت بہتر بناوے۔

ایسی حقیقت ہماری آنکھوں کے سامنے صاف طور سے نظر آتی ہے جس سے یہ نتیجہ صادر ہوتا ہے کہ فی الحال سب سے بڑی بات جو ہمارے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ وہ تمدنی معاملہ ہے پروفیسر پی باڈی فرماتے ہیں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس دنیا کی تمدنی حالت کی ضروریات اور معاملات بڑے وسیع کی دلچسپی رکھتے ہیں۔ کسی زمانہ میں اتنے لوگوں کے درمیان تمدنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اتنی کوشش اور محنت کبھی نہ ہوئی تھی۔ اور حال کی زندگی میں کوئی بات اس قدر واضح شئے اور فکر سے ایسی معمور نہیں جیسی کہ یہ تمدنی بے آرامی ہے۔ تمدنی حالت خواہ خاندانی ہو یا ملکی یا کلیسیائی ہو ایسی پاک اور مضبوط بنیاد پر قائم نہیں کیگئی کہ اس میں کوئی بڑی تبدیلی ممکن نہ ہو۔ دستکاری اور حرفت کی ترقی اس کے سوا یہ دولت اور مزدوروں کے انتظام کے ساتھ اور تھوڑے آدمیوں کے ہاتھ میں اس قدر مال و اسباب جو پہلے کبھی نہ ہوا ہوتا بعض ہوتا اور اتنی طاقت کا عوام الناس کے ہاتھ میں آنا جو پیشتر کبھی نہ ہوئی یہ سب اور دیگر اشارات زمانہ حال ایسے ہی تمدنی انتظام کی طرف اشارہ کرتے ہیں جس سے ایک نئی تمدنی روح کو طلب کرتے ہیں۔

سوال لازم آتا ہے کہ اس بڑی حرکت میں کون ہادی ہوگا؟ کیا کلیسیا یا دنیا؟ کیا مسیحیت یا تجارت؟ کیا مسیحی یا غیر مسیحی؟ کیا مسیح یا مسیح الدجال؟

اگر مسیحیت اس امر میں ہدایت دال ہوگی تو ضرور ہے کہ کلیسیا کے بزرگ تین چیزوں کی شناخت حاصل کریں۔ اول یہ کہ تمدنی معاملہ کیا ہے؟ دوئم کہ اس کا مسیحیت کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ سوئم اس امر کی نسبت کلیسیا کے کیا فرائض ہیں؟

تمدنی معاملہ کیا ہے؟

تمدنی مشکلات بہت ہیں لیکن تمدنی امر ایک ہی ہے۔ جیسا کہ بیماریاں بہت ہیں مگر جسم انسان ایک ہے



مسیحی نقطۂ خیال سے تمدنی امر حقیقت میں روحانی ہے نہ انتظامیہ۔ جب کبھی مسیحی لوگوں نے مناسبات کو فراموش کر دیا ہوا اور تمدنی امر انتظام کے وسیلے سے خواہ پولیٹیکل خواہ صنعت و حرفت خواہ تمدنی انتظام سے حل کرنے لگے تو نہ صرف ناکامیاب ہوئے بلکہ دین پر ایک بڑا دھبا لائے۔

جب کلیسیا کسی پولیٹیکل خیال کو اختیار کرتی ہے تو ایک نئی قسم کا تفرقہ پیدا ہوتا ہے جس کی مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔ ایسی کلیسیا آہستہ آہستہ ایک پارٹی بن جاتی ہے لہٰذا مسیحی رخ سے ہم کہتے ہیں کہ تمدنی معاملہ ایک انسانی تعلقات کا رشتہ ہے۔ غرض تمدنی امر مسیحی روشنی میں قائن خدا کے اُس سوال کا جو قائن سے کیا گیا تھا جواب ہے کہ "تیرا بھائی کہاں ہے"۔ یا یوں کہو کہ انسان کے لئے دوسرے حکم کی ذمہ داری کا جواب ہے۔ یعنے کہ تو اپنے پڑوسی کو اپنی مانند پیار کر۔ اور خداوند کی دُعا کا فقرہ کہ "تیری بادشاہت آوے"۔ انسان کی طرف سے جواب دینے کی کوشش ہے۔ اور تمدنی امر تب حل ہو سکتا ہے جب خداوند یسوع مسیح کا سنہلی قاعدہ زندگی کے تمام حالات میں عمل میں لایا جائے۔ جو یہ ہے کہ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو۔

ظاہر ہے کہ تمدنی امر جب اس طرح سے بیان کیا جاوے تو کوئی نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ ابتدائے عالم سے اسی طرح چلا آتا ہے۔ اور مسیحیوں کو اسی طرح سے اس کو حل کرنے کی کوشش کرنا خدا کے کلام کے برخلاف نہیں ہے۔ بلکہ اُس کی تعلیم کے موافق ہے۔ کلام نہ صرف کہتا ہے کہ خدا کو پیار کرو جو سب سے بڑا حکم ہے بلکہ ایک دوسرا حکم جو اس کی مانند ہے قرار دیا گیا ہے۔ یعنے اپنے پڑوسی کو اپنا سا پیار کرو جیسا اپنے کو کرتے ہو۔ خداوند نے فرمایا کہ ان دو حکموں پر تمام شریعت اور انبیا مبنی ہے۔ لہٰذا بائبل کو نہ صرف اس پہلے حکم سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے پڑھنا نہیں چاہئے۔ بلکہ دوسرے حکم کی نسبت بھی۔

تمدنی سوال ایک مسیحی سوال ہے۔ جس کے ثبوت میں ذیل کی حقیقتیں پیش کیجاتی ہیں۔

اوّل۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے (لوقا ۲ باب ۵۲ آیت) یسوع دانائی اور قد و قامت میں خدا اور انسان کی مقبولیت میں ترقی کرتا گیا۔ یعنے اُس کی ترقی شخصی۔ دینی اور تمدنی صورت کی تھی۔ دوئم۔ یسوع مسیح کی تعلیمات تمدنی مسیحیت سے بھری ہوئی ہیں۔ مثلاً پہاڑی وعظ متی ۵ و ۶ و ۷ باب اس نے اپنے شاگردوں کو نمک اور روشنی سے تشبیہ دی۔ یہ دونوں تشابہات ایک تمدنی انجیل پر اشارہ کرتے ہیں۔ خداوند کی دعا ایک تمدنی دعا ہے جس میں لکھا ہے۔ اس میں جو ضمیر ہے وہ واحد نہیں ہے۔ بلکہ جمع ہے مثلاً "اُے ہمارے باپ" "ہمارے روز ینے کی روٹی" "ہماری تقصیریں" "ہمیں آزمائش میں نہ ڈال" "بلکہ ہم کو برائی سے بچا" یہ سب فقرے حالت تمدنی پر دلالت کرتے ہیں۔

علاوہ اس کے تمدنی امر بشارتی خدمت سے الگ نہیں ہے۔ جب خداوند نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ تمام دنیا میں جا کر انجیل کا پیغام سناؤ۔ تو کچھ شک نہیں ہے کہ اس سے پہلی غرض یہی تھی کہ گناہ سے نجات کی خوشخبری تمام لوگوں کو سنائی جاوے۔ اور اس پیغام میں بھی پہلا حکم یہی تھا کہ توبہ کرو۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت نزدیک ہے جس سے مراد ہے کہ ان تمام باتوں سے جو نقصان کے باعث ہیں ہٹو اور خدا کی طرف رجوع لاؤ۔ اور اُن کاموں کو اختیار کرو کہ جس سے تمام لوگوں کے لئے فائدہ اور برکت ہو۔ لہٰذا اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ بشارتی کام جو کہ تمدنی صورت میں لوگوں کو بہتر حالت میں نہیں لاتا۔ کامیاب نہیں ہے۔ ہاں سچ ہے کہ اگر صرف تمدنی بہتری کا مقصد ہو اور روحانی بہتری کی طرف کوشش نہ ہو تو یہی ناکامیابی کا باعث ہوگا۔ ضرور ہے کہ انسان کی روحانی حالت درست کی جاوے۔ یعنے کہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ درست ہو تاکہ اُس کا تعلق انسان کے ساتھ بھی درست ہو سکے۔ ہمارے خداوند کی تعلیم کے مطابق پہلی بڑی بات ہر شخص کے لئے یہ ہے کہ وہ سر نو پیدا ہو۔ اور یہ تمدنی ترقی کی بنیاد ہے اسی بنیاد پر خدا کی بادشاہت قائم کیجاتی ہے۔

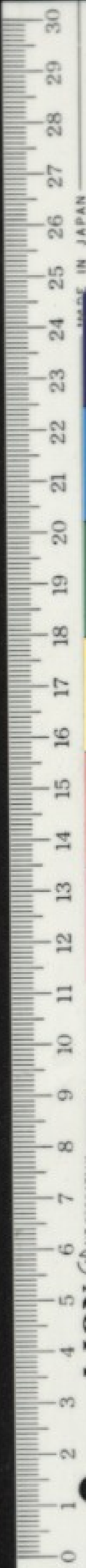
مسیحیت کا تعلق تمدن کے ساتھ

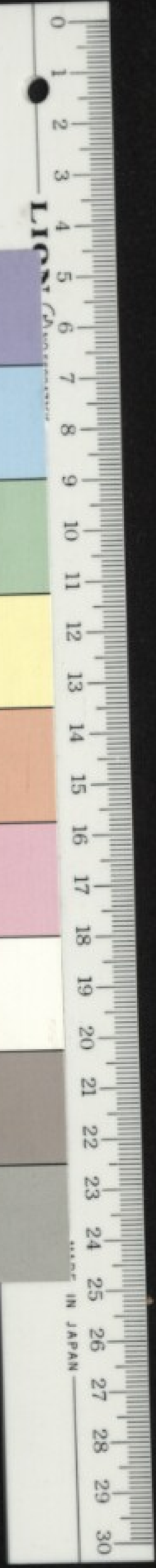
تمدنی معاملہ جو اس ۲۰ ویں صدی میں نظر آتا ہے وہ مسیحیت سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا شروع ہمارے خداوند یسوع مسیح کی تعلیم میں پایا جاتا ہے۔ جہاں لوگوں میں مسیح کی خبر نہیں ہے۔ تمدنی معاملہ وہاں محسوس نہیں کیا جاتا ہے۔ افریقہ اور ہندوستان میں بھی غیر قوموں کے درمیان تمدنی معاملہ تو ہے۔ لیکن لوگ اس کو محسوس نہیں کرتے۔ اُن کے فکرات میں یہ خیال نہیں آتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے برابر ہیں اور خدا کے سامنے اور حاکمان وقت کے سامنے ہر ایک کا حق قائم رکھا جاوے۔ وہ عورتوں کے حقوق بچوں کے حقوق اور تمدنی بہتری کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ تمام خیالات جو اب ایسے لوگوں کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ سب مسیحیت سے اُن کو پہونچے ہیں۔ پھر تمدنی معاملہ مسیحیت سے حل کیا جاتا ہے۔ مسیحیت کے تین بنیادی قاعدوں کے مطابق حل ہوتا ہے۔ جو ذیل میں ہیں۔

اوّل۔ قانون نوزادگی یعنے روحانی پیدائش

دوئم۔ قانون راستبازی

سوئم۔ قانون محبت۔





نزدیگی سے مسیحیت انسان کی طبیعت کو بدل ڈالتی ہو اور رفتہ رفتہ تمدنی حالت بھی بدلجاتی ہے۔ عام کہاوت ہے کہ حالت تمدنی عمل میں نہیں آسکتی۔ جبتک انسان خودغرض رہتے ہیں۔ اس لئے خداوند نے فرمایا کہ آدمی جبتک از سر نو پیدا نہ ہو تو خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ اس لئے انسان کی تمدنی حالت کو درست کرنا بغیر روحانی حالت کے درست کرنے کے محض حماقت ہے

قانون راستبازی کے مطابق مسیحیت نے ایک نیا قاعدہ جاری کیا جس کے سبب سے انسان کا تعلق خدا کے ساتھ اور اُس کے ہم جنسوں کے ساتھ درست کیا جاوے یہ قاعدہ سنہری کہلاتا ہے۔

قانون محبت سے مسیحیت دنیا کے سامنے ایک قوت پیش کرتی ہے کہ جس سے تمدنی معاملات بآسانی حل ہوجاتے ہیں۔ شریعت کے سنانے سے انسان کو بہت تھوڑا فایدہ ہوتا ہے اس کے لئے ایک روحانی قوت جو کہ خدا کی پاک روح سے حاصل ہوتی ہے۔ درکار ہے اُس قوت سے انسان کے دل میں خدا کی محبت پھیلائی جاتی ہے۔ اور نہ صرف اس کے دل میں خدا کی مرضی محسوس کیجاتی ہے۔ بلکہ خواہش اور قوت بھی اُس کو ملتی ہے کہ جس سے وہ اس مرضی پر عمل کرنے کی طاقت اور اختیار پاتا ہے۔ مسیحیت نہ صرف قاعدہ یا قانون سے واقفیت پیدا کرتی ہے۔ بلکہ قانون پر عمل کرنے کی طاقت بخشتی ہے لہذا تمدنی حالت کو بہتر بنانے کے لئے صرف مسیحیت سے دنیا کو قوت حاصل ہوسکتی ہے۔

مرض انفلوانیزا کا زور۔ تمام دنیا میں پھیل رہا ہے تعجب ہے کہ یہ مرض کسی درجہ کے آدمی کو نہیں چھوڑتا۔ اکثر اموات اُن لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ جو ۳۰ برس کے اندر ہوں لیکن زیادہ عمر والے بھی اس کا شکار ہو رہے ہیں۔

لاہور سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ مسٹر ہوورڈ و اے والٹر صاحب جو وائی ایم سی اے کے سکرٹری تھے جاں بحق ہوگئے۔ دو ہفتہ ہوئے کہ صاحب موصوف لودیانہ آکر امریکن مشنری کانفرنس کے سامنے کئی ایک مفید اور دلچسپ تقریریں کر گئے تھے۔ اُن کا ارادہ تھا کہ بعد ازاں فارس کی افواج میں جا کر خدمت کریں اور اس نیت سے بمبئی تک گئے۔ اور وہیں بیمار ہوکر فوراً واپس لاہور آئے اور گذشتہ منگل کو وہاں پہونچے ڈاکٹروں نے حتی المقدور کوشش کی کہ اُن کی جان بچ جائے۔ لیکن خدا کی مرضی نہ تھی اور وہ جمعہ کے روز اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اُن کے انتقال سے نہ صرف وائی ایم سی اے کو بڑا نقصان پہونچا۔ بلکہ تمام کلیسیائے ہند کو بھی۔

مسٹر والٹر نے اپنی تقریروں اور تصنیفات سے ہند کو بہت فایدہ پہونچایا۔ اور شکر کی بات ہے کہ اُن کی تصنیفات ہمارے پاس موجود ہیں جن سے آیندہ زمانہ میں بھی بہت لوگوں کو فایدہ پہونچتا رہیگا ہم وائی ایم سی اے اور اُس کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا اُنکو تسلی بخشے۔

لاہور سے ایک اور افسوسناک خبر بزرگ مس اے۔ ایم انڈریز صاحبہ جن نے ہندکی مستورات کے لئے ۵۰ برس ہوئے کہ اپنی زندگی مخصوص کی تھی۔ اور ہندوستان میں آکر لودیانہ میں خدمت کی۔ لڑکیوں کے مدرسوں اور زنانخانوں میں خدمت کی۔ لڑکیوں کا بورڈنگ سکول جو لودیانہ میں ۳۰ برس تک قایم رہا تھا اُنہوں نے اُسمیں خدمت کی۔ اور میڈیکل اسکول کے متعلق بھی کچھ عرصہ تک کام کیا۔ وہ مس گرینفیلڈ صاحبہ کے زمانہ خدمت میں ورکنگ کام کرتی رہیں۔ اور عمر رسیدہ ہوکر وہ کام سے فارغ ہوکر مس گرینفیلڈ صاحبہ کے ساتھ شہر لاہور میں جا رہی تھیں۔ مگر وہاں اور کوہ مری میں جہاں تک اُن کو موقعہ ملا کوشش کرتی کہ ہر ایک نیک کام میں مدد کریں۔ دو سال سے انہوں نے سی ایم ایس سوسائٹی کے لئے روپیہ جمع کرنے میں اچھی خدمت کی۔ ایسی زندگی کی قیمت دنیا کے حساب میں بیان نہیں ہوسکتی۔ لیکن آسمان پر اس کی حقیقت معلوم ہے۔ وہ اپنے آرام میں داخل ہوگئیں اور اب خداوند کی حضوری میں خوشنودی حاصل کرچکی ہیں۔ ہم کو ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کے ساتھ خاص ہمدردی ہے۔ خدا اُنکو تسلی بخشے۔ اور وہ اس خاتون کے نیک نمونہ سے فایدہ اُٹھاویں +

لودیانہ میں بھی کئی ایک اموات۔ واقع ہوئی ہیں جن میں سے خاصکر ایک کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر کے آخر میں ملک کنیڈا سے ڈاکٹر مس فاورنگ ہم میڈیکل اسکول میں تعلیم دینے اور ہاسپٹل میں کام کرنے کے واسطے تشریف لائیں مس صاحبہ نے یہاں کی خدمت کو بڑی جانفشانی کے ساتھ انجام دیا اور نہ صرف شہر میں بلکہ اردگرد کے دیہات میں جا کر بھی مریضوں کو فایدہ پہنچایا۔ تھوڑے دن ہوئے کہ وہ مرض انفلوئنزا میں مبتلا ہوکر کئی روز تک سخت بیمار رہیں اور آخر کو نمونیہ ہوگیا جس سے وہ جانبر نہ ہوسکیں۔ اور گذشتہ اتوار کے روز ۸ بجے اُن کا دفن ہوا۔ میڈیکل سکول میں اور تمام مسیحی جماعت میں اُن کے لئے ماتم ہو رہا ہے۔

اس مس صاحبہ نے میڈیکل اسکول کی ضرورت معلوم کرکے دو سال کی خدمت کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اس خیال سے خدمت شروع کی تھی۔ ہمیں امید تھی کہ دو وقت تک بہار سے درمیان خدمت کریں گی لیکن خدا کی مرضی نہ تھی

آجکل کے اخبارات سے یہ امید دلائی جاتی ہے کہ یہ مہلک مرض اس ملک میں دیر تک نہ رہیگی تو بھی کم سے کم دو لاکھ جانوں کا نقصان ہوگا۔

پریس کمیونیک کچھ عرصہ سے اخبارات میں یہ خبر شائع ہو رہی ہے کہ بقرعید کے دن موضع گداری تھانہ سوہاوہ ضلع جہلم کے مسلمانوں نے ملکر وہاں کی دھرم سالہ میں گرو گرنتھ صاحب کو جلا دیا۔ لوکل گورنمنٹ نے اس کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ اور حسب ذیل کمیونیک کو عوام الناس کی اطلاع کے لئے شائع کیا ہے۔

۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۱۸ء دوپہر کے وقت موضع گداری کے دو کھتری سکھوں مسمیان مکھن سنگھ و دلال سنگھ نے تھانہ سوہاوہ میں آکر رپورٹ کی کہ کل رات کے دس گیارہ بجے جبکہ وہ دیگر کھتریوں کے ساتھ دھرم سالہ میں کیرتن کر رہے تھے۔ گاؤں کے گکھڑ مسلمانوں نے آکر انہیں گانے سے منع کیا۔ جب انہوں نے پرواہ نہ کی تو باہمی تنازعہ شروع ہو گیا۔ جس میں طرفین نے آپس میں مارپیٹ کی۔ بعد ازاں بہت سے مسلمانوں نے دھرم سالہ میں داخل ہو کر سکھوں پر حملہ کیا۔ اور گرو گرنتھ صاحب کو معہ دیگر کتابوں اور دو سو نقد روپیہ کے اٹھا کر لے گئے۔ مذکورہ بالا رپورٹ میں یہ بھی لکھوایا کہ مسلمان دھرم سالہ کا سارا اسباب لے گئے ہیں۔

جب یہ بیان قلمبند ہو رہا تھا تو اس کے دوران میں دو مسلمان گکھڑوں نے آکر تھانہ میں یہ رپورٹ کی کہ شام کو جب مسلمان نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جمع ہوئے۔ اور امام مسجد اذان دینے لگا تو ایک کھتری نے اپنے مکان کی چھت پر چڑھ کر ڈھولک بجانا شروع کر دیا۔ اور ساتھ ہی مکھن سنگھ اور دلال سنگھ نے کھڑتالوں سے شور برپا کر دیا۔ بعض مسلمان اس پر معترض ہوئے۔ لیکن انہوں نے ان کی درخواست کا جواب گالی میں دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپس میں مارپیٹ تک نوبت پہونچ گئی۔ ان مسلمانوں نے رپورٹ کے دوران میں بیان کیا کہ باہمی مارپیٹ کے علاوہ اور کسی قسم کا شر انگیز تنازعہ نہیں ہوا اور دھرم سالہ کی لوٹ کے متعلق سکھوں کا بیان قطعاً غلط ہے۔

ان رپورٹوں کے قلمبند ہونے کے بعد اس تھانہ کے ہندو سب انسپکٹر نے فوراً تحقیقات شروع کر دی۔ اور گداری میں جا کر اپنا اطمینان کر لیا۔ کہ گرو گرنتھ کی بے حرمتی کی رپورٹ بالکل مصنوعی ہے۔ گکھڑوں نے کھتریوں سے صرف نماز کے وقت شور بند کرنے کی درخواست کی تھی جس سے مار پیٹ تک نوبت پہونچی۔ لیکن کسی قسم کا خوفناک دنگہ فساد نہیں ہوا۔ نہ ہی کسی قسم کی کوئی لوٹ ہوئی۔ گرو گرنتھ صاحب کی بے حرمتی کے الزام کی مزید تردید سب انسپکٹر تھانہ دینا کے بیان سے ہوتی ہے ۱۹ ستمبر کو تھانہ دینا میں مکھن سنگھ کے لڑکے نے رپورٹ دی کہ موضع ڈھوک بدھیال میں اس کی دوکان میں نقب لگی ہے اور چور کچھ کپڑا چرا کر لے گئے ہیں۔ رپورٹ کنندہ نے گداری کے چند مسلمان گکھڑوں پر شبہ کیا۔ کہ وہی اس نقب کے ذمہ دار ہیں۔ اور کہا کہ اس کے والد مکھن سنگھ کا مکان بھی جو بطور دھرم سالہ استعمال کیا جاتا تھا۔ لوٹا گیا ہے۔ اس رپورٹ پر تھانہ دار دینا نے معاملہ کی تفتیش کی اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ مکھن سنگھ کے بیٹے کا بیان ازسرتاپا جھوٹ ہے۔ بعد ازاں تھانہ دار مذکور گداری میں آیا اور تھانہ سوہاوہ سے ملکر اس معاملہ کی چھان بین کی۔ ان کی مشترکہ تحقیقات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ گیا کہ مکھن سنگھ اور اس کے لڑکے نے صرف گکھڑوں کو مقدمہ میں پھنسانے کی غرض سے سراپا غلط بیان تھانہ میں قلمبند کرایا۔ اور چوری اور گرو گرنتھ صاحب کی بے حرمتی کے متعلق بالکل بعید از صداقت داستان وضع کی۔ اخبارات میں گرو گرنتھ صاحب کے جلانے کے متعلق جو خبریں شائع ہوئی ہیں وہ حقیقت میں بالکل بے بنیاد ہیں۔



اڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں ہے۔

مسیح کی پیروی

انگریزی کتاب امیٹیشن آف کرائیسٹ جس کے اردو ترجمہ کا نام مسیح کی پیروی ہے۔ مذہبی دنیا میں کرسچن لٹریچر میں نہایت مفید اعلے اور کارآمد اور از بس مشہور کتاب ہے۔ اس کتاب کا باقاعدہ اور باغور متواتر مطالعہ روحانی زندگی میں ترقی کرنے کے واسطے نہایت ہی مفید ذریعہ ہے۔ نہ صرف عیسائی جماعت کے تعلیم یافتہ اشخاص کے لئے بلکہ ہر فرقہ اور مذہب کے بے تعصب اور نیکی پسند اشخاص کے لئے یہ کتاب آب حیات کا وصف رکھتی ہے۔ غالباً ۲۳ سال کے قریب عرصہ گذرا کہ جب یہ کتاب پہلے پہل میرے ہاتھ آئی۔ اور مجھکو اس قدر پسند آئی کہ میں اس کو قریباً ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا تھا۔ اور جب جب موقعہ ملتا اس کے چند صفحوں کو دلی پریم اور شوق سے پڑھکر روحانی خوشی جوش اور طاقت سے بھر جاتا تھا۔ ایک دفعہ تنہائی کے عالم میں اپنا روحانی امتحان کرتے ہوئے میں اس مضمون پر غور کر رہا تھا کہ دنیا میں کونسی ایسی چیز ہے کہ موت کے وقت جس کے چھوڑنے میں مجھکو مشکل ہوگی۔ تو ہم کو اپنے اندر سے جواب ملا کہ میں پرمیشور کے فضل و کرم سے سب کچھ چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن کتاب امیٹیشن آف کرائیسٹ کا چھوڑنا میرے لئے بہت قلق کا باعث ہوگا۔ یہ کتاب میری بڑی بڑی مشکلات کو حل کرتی اور بڑے سے بڑے دکھ میں مجھ کو شانتی اور تسلی دیتی ہے۔ اس کی مدد سے اور سب کچھ چھوڑنے کے لئے میں تیار رہتا ہوں۔ جب میں سخت محنت اور تکلیف میں تنگ آکر صدق دل سے آرام کو چاہتا ہوا اس کتاب کو کھولتا ہوں تو اس کے اوراق میں پرمیشور کی آواز مجھ کو کہتی ہے "میرے بیٹے تو آرام کو کیوں چاہتا ہے۔ جبکہ تو پیدا ہی محنت کرنے کے لئے کیا گیا ہے" یہ فقرہ پڑھتے ہی میرے دل کی اشانتی شانتی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور میں بجائے آرام کی خواہش کرنے کے اور زیادہ محنت کرنا چاہنے لگتا ہوں۔ تب مجھ کو محنت پیاری اور سکھدائی لگنے لگتی ہے۔ اور میرے دل کی بےچینی اور بے قراری آرام اور چین میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ جب میں راحت اور آرام کا متلاشی بنکر حقیقی اور ابدی راحت کے وسائل کو جاننے کی خواہش کرتا ہوا اس کتاب کے اوراق کو پڑھتا ہوں تو مجھ کو یہ کتاب ذیل کا فقرہ پڑھنے کے لئے پیش کرتی ہے۔

Have a good conscience & thou shalt ever have joy.

ترجمہ۔ اچھا ضمیر (کانشنس) حاصل کرو اور تم ہمیشہ خوش رہوگے۔

یہ فقرہ پڑھ کر مجھ کو حقیقی راحت کے چشمے کا پتہ لگ جاتا اور اس کی کنجی مل جاتی ہے۔ تب میری راحت کی تلاش مٹ جاتی اور مجھ کو شانتی ملتی ہے اور طبیعت کہتی ہے کہ اب اور کیا پڑھنا ہے۔ صرف اسی فقرہ کو بار بار پڑھو۔ اور اچھا کانشنس حاصل کرنے کے لئے محنت کرو۔ اپنے کانشنس کے حکموں کو بجا لاؤ۔

اس طرح میں جب اس کتاب کو اکثر کہیں سے بھی پڑھتا ہوں تو اس کا مطالعہ کبھی بھی بغیر کچھ ابدی روحانی فائدہ حاصل کرنے کے نہیں کیا جاتا۔ یہ چھوٹی سی کتاب عمر بھر کے واسطے موتیوں کو دیتے رہنے کی قابلیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی موجودگی میں ہرگز کسی شخص کو آزردہ خاطر نہیں ہونا چاہئیے۔

مذکورہ بالا سطور سے ناظرین سے التماس ہے کہ مہربانی فرما کر مذکورہ بالا کتاب کو خود خرید کر غور سے کئی بار پڑھیں اور اس سے روحانی فائدہ کو چکھ کر راقم سطور ہذا کی طرح اپنی شہادت جو کچھ بھی اس کتاب کے متعلق ہو اس سے پبلک کو آگاہ کریں اگر مذکورہ بالا سطور کی اشاعت کافی درجہ تک کیجائے تو اس سے بہت کچھ بھلائی پھیل سکتی ہے۔ یہ کتاب اردو زبان میں چھ آنہ قیمت پر اور انگریزی زبان میں ۱ر سے عہ روپیہ تک قیمت پر **کرسچن رلیجن بک ڈپو انارکلی لاہور** سے مل سکتی ہے۔

راقم شو انند اوڈیٹر ست اپدیش۔ لاہور

یوگ فلاسفی اور مسیح خدا کی حکمت

گذشتہ سے پیوستہ

میں اور باپ ایک ہیں یوحنا ۱۰: ۳۰۔ میرا یقین کرو کہ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں۔ نہیں تو میرے کاموں ہی کے سبب (معجزات الہی سے) میرا یقین کرو۔ یوحنا ۱۴: ۱۱۔ باپ بیٹے سے محبت رکھتا ہے اور اس نے سب چیزیں اس کے ہاتھ میں دے دی ہیں۔ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی (نجات) اس کی ہے۔ لیکن جو بیٹے کو نہیں مانتا زندگی کو نہیں دیکھیگا بلکہ اس پر خدا کا غضب رہتا ہے۔ یوحنا ۳: ۳۵ و ۳۶ جس کا یہ ایمان ہے یسوع ہی مسیح (خدا کی طرف سے نجات دہندہ مقرر) ہو وہ خدا سے پیدا (نئی پیدائش) ہوا ہے پہلا خط یوحنا ۵: ۱ جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے وہ گناہ نہیں کرتا کیونکہ اس کا تخم اس میں بنا رہتا ہے۔ بلکہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ خدا سے پیدا ہوا ہے۔ اسی سے خدا کے فرزند اور ابلیس کے (شیطان کے) فرزند ظاہر ہوتے ہیں (پہلا خط یوحنا ۳: ۹) مقدس پولوس تعلیم دیتے ہیں کہ اگر مسیح تم میں ہے تو جسم گناہ کے سبب (نسبت) مردہ

ہے۔ مگر یسوع۔ جلد بازی کے سبب نہ ... ہے رومیوں ۱۰: ۸

انجیلی توبہ کا ویراگ یسوع نے کہا میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کے لئے بلانے آیا ہوں لوقا ۵: ۳۲۔ اگر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی اور بچوں اور بھائیوں اور بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی (دنیا کا ویراگ) نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا۔ جو کوئی اپنی صلیب (اپنا ویراگ) نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ آئے وہ میرا شاگرد نہیں ہو سکتا لوقا ۱۴: ۲۶-۲۷۔ مقدس پولوس اپنی تعلیم میں لکھتے ہیں کہ جو یسوع کے ہیں۔ انہوں نے جسم کو اس کی خواہشوں اور رغبتوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے گلتیوں ۵: ۲۴

یوگ فلاسفی ترجمہ پتنجلی یوگ درشن سادھن پاد سوتر ۲۱-۲۲ تیز ویراگ والے یوگی اور ایشور کی عبادت کرنے والے کی جلد سمادھی قائم ہو جاتی ہے

ویراگی تین قسم کے ویراگی ہوتے ہیں۔ مدھم ویراگ والے ادھم کوشش کرنے والے تیز ویراگ و کوشش کرنے والے کوشش کے موافق پھل پاتے ہیں۔

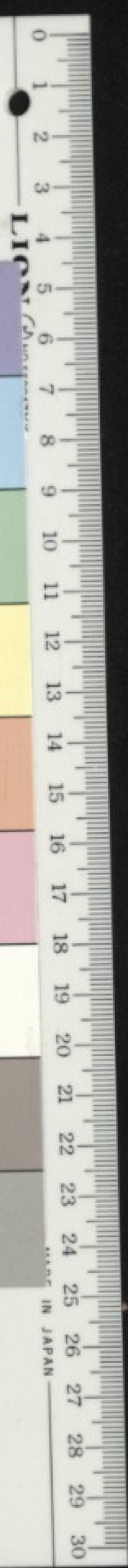
عبادت الٰہی جو کلیش سکھ دکھ (نتیجہ اعمال) سے بری غرض جیوں سے جدا عالم کل ہمہ جا حاضر ناظر مطلق گرو (رکامل درشن) جس کا ذاتی نام اوم ہے۔ اس اوم کا نام جپ کرنے سے اول عابد کو ایشور کا پراپتی ہو جاتا ہے۔ دوئم۔ نو باتیں جو یوگ میں خلل ڈالتی ہیں جن کو یوگ کے وگھن کہتے ہیں دور ہو جاتی ہیں۔ جو کہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) بیماری (۲) قابلیت کا نہ ہونا (۳) شک (۴) بے پرواہی (۵) سستی (۶) لالچی خیالات (۷) جھوٹا علم (۸) مراقبہ (معرفت) کی حالت تک نہ پہنچنا اور مراقبہ کی حالت میں قائم نہ رہنا (۹) چت کا چنچل رہنا اور جس کا چت چنچل رہتا ہے اس کی علامتیں یہ ہیں۔ تکلیف۔ غصہ۔ بدن کا کانپنا۔ بلا مرضی سانس کی ہوا کا داخل و خارج ہونا۔ چت کی چنچلتا روکنے کے واسطے اوم کا بار بار دھیان اور نام سمرن کرے جس سے یہ علامتیں دور ہو جائیں گی۔ اور چت مطمئن ہو کر ایک جگہ ٹھہر جائیگا۔ دل کی کثافت (زنگ دلی) دور کرنے کے واسطے دھرمی اور ادھرمی اور سکھی دکھی آدمیوں سے محبت و دوستی رکھے۔ ان کی دوستی کے ذریعہ یوگی کے چت میں دھرمی سے خوشی (آنند) ادھرمی سے لاپرواہی (پرہیزگاری) سکھی سے محبت اور دکھی کی دوستی سے رحم پیدا ہونگے۔ جن سے چت پاک و مطمئن ہو جاتا ہے۔

خدا کی حکمت اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اس سے محبت رکھیگا۔ اور ہم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ سکونت کریں گے یوحنا ۱۴: ۲۳۔

صلیب برداری جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ اور جو کوئی اپنی صلیب (خود انکاری) نہ اٹھائے اور میرے پیچھے نہ چلے وہ میرے لائق نہیں۔ جو کوئی اپنی جان بچاتا ہے اُسے کھوئیگا اور جو کوئی میرے سبب اپنی جان کھوتا ہے اُسے بچائے گا۔ متی ۱۰: ۳۷ سے ۳۹ اور جس کسی نے گھروں یا بھائیوں یا بہنوں یا باپ یا ماں یا بچوں یا کھیتوں کو میرے نام کی خاطر چھوڑ دیا ہے اس کو سو گنا ملیگا اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ متی ۱۹: ۲۹۔

مسیحی عبادت میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر باپ سے کچھ مانگو گے تو میرے نام سے تم کو دیگا یوحنا ۱۶: ۲۳۔ اگر میرے نام سے مجھ سے کچھ چاہو گے تو میں وہی کرونگا یوحنا ۱۴: ۱۴ جو مجھ (بیٹے) کے واسطے خداوند اے خداوند کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہت (عرفان الٰہی) میں داخل نہ ہوگا۔ مگر وہی جو میرے آسمانی باپ (خدا) کی مرضی پر چلتا ہے متی ۷: ۲۱ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے یوحنا ۶: ۴۰ اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدای واحد برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں یوحنا ۱۷: ۳ میرے باپ کی طرف سے مجھے سب کچھ سونپا گیا ہے۔ کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوائے بیٹے کے۔ اور اس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے متی ۱۱: ۲۷ یوحنا ۵: ۲۳۔ (اس لئے اول بیٹے کی عبادت کرنا لازم ہے) جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا۔ میں باپ میں ہوں اور باپ مجھ میں ہے یوحنا ۱۴: ۹ و ۱۰۔ جو مجھ سے عداوت رکھتا ہے وہ میرے باپ سے بھی عداوت رکھتا ہے یوحنا ۱۵: ۲۳ میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہیں ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔ میرا حکم یہ ہے کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو اس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان دوستوں کے لئے دیدے۔ جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں۔ اگر تم اُسے کرو تو میرے دوست ہو یوحنا ۱۵: ۱۱-۱۴ اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو وہ تمہارے لئے ہو جائیگا یوحنا ۱۵: ۷ پس جب تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینی جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا لوقا ۱۱: ۱۳ اس لئے کہ جتنے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں۔ وہی خدا کے بیٹے ہیں۔ رومیوں ۸: ۱۴ جو کوئی خدا سے (از سر نو) پیدا ہوا ہے وہ دنیا (وگھن و راگ دویش)



پر غالب آتا ہے اور وہ غلبہ جس سے دنیا مغلوب ہوئی ہمارا ایمان ہے۔ دنیا (وگھن رنگ و روغن) کا مغلوب کرنے والا کون ہے سوا اُس شخص کے جس کا یہ ایمان ہے کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے۔ پہلا خط یوحنا ۵: ۴، ۵ کیونکہ جو کچھ دنیا میں ہے یعنی جسم کی خواہش اور آنکھوں کی خواہش اور زندگی کی شیخی وہ باپ کی طرف سے نہیں بلکہ دنیا کی طرف سے ہے یوحنا ۲: ۱۶ جو کوئی راستبازی کے کام نہیں کرتا وہ خدا سے (ظاہر) پیدا نہیں اور وہ بھی نہیں جو اپنے بھائی (دیگر انسان) سے محبت نہیں رکھتا۔ پہلا خط یوحنا ۳: ۱۰۔

یوگ فلاسفی

ترجمہ یوگ درشن پتنجلی رشی سادھی پاد سوتر ۳۴: ۵۰ سمپرگیات یوگ کے طریقے۔

دھیان جمانے کی تدبیریں

سانس کی ہوا ناک کے نتھنوں کی کوشش سے باہر نکالنے اور اندر کھینچنے کے ذریعہ چت ایک جگہ ٹھہر جاتا ہے۔ یا وشیوں والی پرورتی (تن من اور اندریوں کی باہم مشغولیت کے ذریعہ دل کو کسی ایک مقام مستک میں ٹھہرانے سے چیزوں کو بغیر محسوس کئے ہوئے جو محسوسات کا گیان ہو جائے) پیدا ہو کر چت کے قرار کو بڑھاتا ہے یا رنج سے خالی پرکاش (نورانی) والی پرورتی (تن من اور اندریوں کو باہم مشغول کرنے کے ذریعہ ہردے کنول یعنی دماغ کے ایک مقام میں ٹھہرانے سے نورانی چیزوں کا گیان ہونے لگے) پیدا ہونے سے چت ایک جگہ ٹھہر جاتا ہے۔ یا نیند اور خواب میں دیکھی ہوئی چیزوں پر دھیان جمانے سے چت ایک جگہ ٹھہر جاتا ہے یا اپنی سمجھ اور طبیعت کے موافق دلچسپ چیز پر دھیان جمانے سے چت ایک جگہ قرار پکڑ جاتا ہے۔ غرضیکہ چھوٹے ذرہ سے لیکر بڑے آسمان تک پر دھیان جمانے سے چت کو ایک جگہ پر قائم کر لینا چاہئیے جس کے چت کی ورتی دور ہو جاتی ہیں۔ اُس کا من مثل آئینہ شفاف ہو جاتا ہے اور جو چیز اُس کے سامنے ہوتی ہے۔ اُس کی شکل و رنگت ویسے ہی دکھائی دینے لگتی ہے۔

سمپرگیات یوگ کی قسمیں

جن چیزوں پر دھیان جمانے سے من چت قایم کیا جاتا ہے وے کثیف و لطیف ہوتی ہیں۔ جب لفظ اور اُس کے معنی اور لفظ و معنی سے جو علم حاصل ہوتا ہے یہ تینوں (جس سمادھی میں یوگی کو علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتی ہیں اُس کو سوترک نام سمادھی کہتے ہیں لیکن حافظہ صحیح اور پاک ہو جاتا ہے تو مذکورہ بالا تینوں باتیں نہیں رہتیں ان کا مفہوم صرف باقی رہتا ہے اس کو نرورترک نام سمادھی کہتے ہیں اور دھیان لگانے کی نہایت ہی لطیف چیز مادہ (پرکرتی صورت) ہے لطیف عناصر (اکاش۔ پانی ہوا۔ آگ۔ مٹی) و مکان و زمان کے وسیلہ جو سمادھی قایم ہوتی ہے۔ اُس کا سوچار نام سمادھی ہے۔ اور جو ان قیدوں سے بھی بری ہو کر صرف مفہوم پر دھیان لگانے کے ذریعہ جو سمادھی ہوتی ہے۔ وہ نروچار نام سمادھی ہے۔ یہی مذکورہ بالا چاروں سمپرگیات یوگ یعنی بیج سمادھی ہیں۔ کیونکہ ان میں سنسار کا بیج (ذریعہ) بنا رہتا ہے۔ نروچار یعنی پاک عقل والی رجوگن تموگن سے خالی سمادھ سے روح خوش رہتی ہے یہی سمادھ ہے رتمبھرا بدھی (یعنی تمام موجودات کی ماہیت کا سچا علم ہو جاتا ہے۔ جہالت کا نام بھی نہیں رہتا) ہو جاتی ہے۔ اسی سمادھ کے یوگی کا گیان پڑھے و سنے ہوئے۔ اور قیاسی گیان کی نسبت وشیش گیان (خاص عرفان) ہوتا ہے۔ رتمبھرا بدھی اور وشیش گیان حاصل ہونے سے نروچارا سمادھی کے ذریعہ جو اثر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ یوگی کے نفسانی خیالات و خواہشات کے اثروں کو جو دل میں بنے رہتے ہیں بند کرنے والے ہوتے ہیں۔ نفسانی خیالات کے اثرات اور نروچارا سمادھی کے اثرات یعنی دونوں اثرات کے بند ہو جانے سے اسمپرگیات یوگ یعنی نربیج (بلا تخم) سمادھی ہو جاتی ہے (اس وقت یوگی کا آتما بالکل پاک و آزاد ہو جاتا ہے) اور چت اور اس کی خواہشیں کالعدم ہو جاتی ہیں۔ اس وقت چت کا ہونا اندازہ سے جانا جاتا ہے یعنی کوشش والے اثروں سے دل نیست ہو جاتا ہے اور جیوا اپنے سروپ میں قایم ہو کر پرماتما میں لین ہو جاتا ہے۔ یہی نربیج یا نرالمب سمادھ ہے۔ یہاں تک پتنجلی یوگ درشن کا پہلا پاد ہے)

خدا کی حکمت

یسوع نے کہا کہ راہ حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا ✦

مسیحی دھیان مسیح میں سارا کمال

وہ ان دیکھے خدا کی صورت اور تمام مخلوقات سے پہلے مولود ہے۔ کیونکہ اسی میں ساری چیزیں پیدا کی گئیں آسمان کی ہوں یا زمین کی دیکھی ہوں یا ان دیکھی۔ تخت ہوں یا ریاستیں حکومتیں یا اختیارات ساری چیزیں اُسی کے وسیلہ سے اور اُسی کے واسطے پیدا ہوئیں اور وہ سب چیزوں سے پہلے ہے اور اُسی سے ساری چیزیں قایم رہتی ہیں۔ اور وہی بدن یعنی کلیسیا (مسیحی ایمانداروں کی جماعت) کا سر ہے وہی مبدء (علت) ہے۔ اور مردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔ کیونکہ باپ کو یہ پسند آیا کہ سارا کمال اُسی میں پایا جاوے۔ مقدس پولوس کا خط کلسیوں ۱: ۱۵-۱۹۔

مسیحی معرفت کے ذریعے

خدا روح ہے اور ضرور ہے کہ اُس کے پرستار روح اور سچائی سے پرستش کریں۔ یوحنا ۴: ۲۴ زندہ کرنے والی شئے روح ہے۔ جسم سے کچھ فایدہ نہیں۔ جو باتیں میں نے تم سے کہی ہیں وہ

روح ہے اور زندگی بھی ہیں یوحنا ۶: ۶۳ ۔

اوّل۔ کلام کی سو زندگی سادھی۔ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسی کی ہے

دوم۔ ایمان کی زندگی سادھی۔ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے یوحنا ۳: ۱۶ میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے یوحنا ۶: ۴۷

سوئم۔ بپتسمہ کی سو زندگی سادھی۔ اور یسوع نے اُن سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائیگا۔ مرقس ۱۶: ۱۵-۱۶۔

چہارم۔ عشاء ربانی کی زندگی سادھی۔ یسوع نے اُن سے کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم (ابن آدم) مسیح کا گوشت نہ کھاؤ اور اُس کا خون نہ پیو تم میں زندگی (معرفت) نہیں جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہمیشہ کی زندگی اُس کی ہے یوحنا ۶: ۵۳ و ۵۴ ۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم (ایمن) رہتا ہے۔ اور میں اُس میں یوحنا ۶: ۵۶ یسوع نے روٹی لی اور برکت چاہ کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا لو کھاؤ یہ میرا بدن (گوشت) ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا۔ اور انہیں دے کر کہا کہ تم سب اس میں سے پیو کیونکہ یہ عہد کا میرا وہ خون ہے جو گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے متی ۲۶: ۲۶-۲۸۔ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو کیونکہ جب کبھی تم یہ روٹی کھاتے اور اس پیالے میں سے پیتے ہو تو خداوند کی موت کا اظہار کرتے ہو جب تک وہ (دوبارہ) نہ آئے پہلا خط کرنتھیوں ۱۱: ۲۴ وہ برکت کا پیالہ جس پر ہم برکت چاہتے ہیں کیا مسیح کے خون کی شرکت نہیں؟ وہ روٹی جسے ہم توڑتے ہیں کیا مسیح کے بدن کی شرکت نہیں؟ چونکہ روٹی ایک ہی (مسیح) ہے۔ اس لئے ہم جو بہت سے ہیں ایک بدن ہیں۔ کیونکہ ہم سب اُسی ایک روٹی میں شریک (ہمیں) ہوتے ہیں۔ ا کرنتھیوں ۱۰: ۱۶-۱۷ (پنجم) خدا نور ہے اور اس میں ذرا بھی تاریکی نہیں اگر ہم نور میں چلیں جس طرح کہ وہ نور میں ہے۔ تو ہماری آپس (باپ) میں شراکت ہے اور اُس کے بیٹے یسوع کا خون ہمیں تمام گناہ سے پاک کرتا ہے پہلا خط یوحنا ۱: ۵-۷۔ مقدس پطرس اس طرح تعلیم دیتے ہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادوں سے چلا آتا تھا اُس سے تمہاری خلاصی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ برّہ یعنی مسیح کے بیش قیمت خون سے۔ اس کا علم تو بنائے عالم کے پیشتر سے تھا۔ مگر ظہور تمہاری خاطر آخری زمانہ میں ہوا۔ اور تم اُس کے وسیلہ سے اُس خدا پر ایمان لائے جس نے اُس کو مردوں میں سے جلایا اور جلال بھی بخشا۔ تاکہ تمہارا ایمان اور امید خدا پر ہو ...... کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیرفانی سے۔ خدا کے کلام (بیٹے) کے وسیلے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا (اسپرچیات یوگی) ہوئے ہو پہلا خط پطرس ۱: ۱۸-۲۰۔

شمعون پطرس نے یسوع کو جواب دیا۔ اے خداوند کس کے پاس جائیں ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ اور ہم ایمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خدا کا قدوس تو ہی ہے یوحنا ۶: ۶۸ و ۶۹

از طرف جگموہن سنگھ ایس۔ پی۔ جی مشن مہادرآباد
متصل تیرتھ ہردوار

نورافشاں کی خدمات آپ پر بخوبی ظاہر ہیں لہٰذا اس سال میں ہر ایک خریدار ایک نیا خریدار بھیجکر اس کی توسیع اشاعت میں سرگرم حصہ لے۔ (ایڈیٹر)

اجناس خوردنی کی گرانی

گورنمنٹ کی انسدادی تدابیر

اجناس خوردنی کی روز افزوں گرانی سے عوام الناس اس تشویش میں مبتلا تھے۔ کہ قحط کی مشکلات کا کس طرح مقابلہ کیا جائیگا۔ بعض لوگوں کا یہ بھی خیال تھا کہ ملک میں اناج کی غیر معمولی قلت کے باعث گرانی ہے۔ مگر یہ خیال درست نہیں۔ چنانچہ گورنمنٹ ہند کامل تحقیقات کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی ہے کہ ملک میں اناج کی ایسی کمی نہیں جیسے کہ لوگوں کا خیال ہے۔ مثلاً برہما میں چاولوں کے کثیر ذخائر موجود ہیں اور ہندوستان کے بہت سے حصوں میں اناج کا اتنا کافی ذخیرہ ہے کہ دیگر مقامات کی ضروریات بھی پوری ہو سکتی ہیں اس لحاظ سے مسئلہ قحط محض باربرداری کی دشواریوں کی وجہ سے زیادہ تشویش انگیز معلوم ہوتا ہے چونکہ جنگی ضرورت کے لئے جہازوں اور ریلوے گاڑیوں میں بہت کم گنجائش رہ گئی ہے اس لئے یہ سوال بآسانی حل نہیں ہو سکتا۔ لیکن گورنمنٹ نے اس بارہ میں جو تدابیر اختیار کی ہیں اُن سے تمام مشکلات جلدی رفع ہو جائینگی۔

گورنمنٹ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گیہوں کی مزید خرید اسی کو بند کر دیا جائے۔ اب صرف اس قدر گیہوں خریدا جائے گا۔ جو جنگی ضروریات کے لئے نہایت ناگزیر ہو۔ عراق عرب کے سوا یہ گیہوں ہندوستان سے باہر نہیں بھیجا جائیگا۔ گورنمنٹ اس فوجی خرید کو بھی محدود کرنے کی فکر میں ہے۔ دیگر اجناس کی برآمد کے متعلق بھی خاص انتظام کیا جائے گا۔ ان تدابیر سے مقصود یہ ہے کہ جس جگہ اناج ضروریات مقامی سے زیادہ موجود ہو وہاں کا غلہ ان علاقوں میں بھیجا جائے جہاں خاطر خواہ فصل نہیں ہوئی۔ آئندہ



گورنمنٹ ہند مقامی گورنمنٹوں سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کریگی۔ کہ وقتاً فوقتاً اناج کی کتنی مقدار باربرداری کے لئے موجود ہے۔ اور زیادہ سے زیادہ کس نرخ پر خریدی جا سکتی ہے۔ گورنمنٹ نے ایک خاص افسر اس غرض سے مقرر کیا ہے جو اناج خوردنی کا کمشنر ہوگا اور اناج کی خریداری میں گورنمنٹ کی امداد کریگا۔ اور بعد ازاں ڈائرکٹر آف سپلائی کے مشورے کے مطابق قحط زدہ علاقوں میں وہ اناج بھیجا جائیگا۔

یہ اناج عوام الناس کے پاس فروخت ہونے کے لئے ان دوکانداروں کو دیا جائیگا۔ جو اجناس کے بہم رسانی کے لئے ڈائرکٹر سے لائسنس حاصل کرینگے۔ مقامی افسر بھی یہ لائسنس جاری کر سکتے ہیں۔ ایسے لائسنس کا عطیہ اور اجرا اس شرط پر مبنی ہوگا کہ دوکاندار سرکاری نرخ کے مطابق اناج فروخت کرے۔ مقامی گورنمنٹوں کو اختیار ہوگا کہ غلہ کی فروخت کے لئے میونسپل کمیٹی کے زیر نگرانی دوکانیں کھولنے کا انتظام کریں جہاں ہر کس و ناکس مقررہ قیمت پر اناج بآسانی خرید سکے۔

گیہوں۔ چاول اور بعد ازاں دیگر اجناس کی باربرداری کے لئے جو لائسنس دیئے جائینگے وہ صرف اس غلہ کے متعلق ہونگے۔ جو فوڈ کمشنر کی وساطت سے خریدا گیا ہو۔ اس تجویز سے یہ مقصود ہے کہ جہاں غلہ کی قلت ہو وہاں غلہ بآسانی سے پہنچ سکے۔ اور سارے صوبہ میں اس کی مساوی طور پر تقسیم ہو سکے۔ ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ کے لئے اناج کی خریداری اور باربرداری کا انتظام اجناس خوردنی کے افسر اعلےٰ یعنے کمشنر فوڈ کے سپرد ہوگا۔ حضور گورنر جنرل باجلاس کونسل کیطرف سے اس عہدہ پر مسٹر ایم۔ ایم۔ ایس۔ گوبے سی۔ ایس۔ آئی سی۔ آئی۔ ای۔ امور کئے گئے ہیں۔ صاحب موصوف الی تجربہ رکھنے کے علاوہ ۱۹۱۵-۱۶ء میں گیہوں کی بہم رسانی کا انتظام کر چکے ہیں۔ آپ نے یہ کام یکم نومبر سے شروع کرا دیا ہے۔ اور امید ہے کہ گورنمنٹ کی سکیم پر حتی الامکان جلدی عملدرآمد کیا جائیگا۔

مُونی بابا

گذشتہ سے پیوستہ

باپ کی بے حد مہربانی سے میں گھر میں بیٹھکر اس کا پریم بھوجن پاتا ہوں۔ یہاں کچا دودھ ہی بکتا ہے۔ پر باپ کی مہربانی سے میرا دودھ والا میرا دودھ گرم کرکے دیتا ہے۔ مہینے میں پندرہ دن چنا کھاتا ہوں باقی پندرہ میں سے پانچ دن ستو کھاتا ہوں۔ سو میں پکانے کی دقتاریوں سے قریباً آزاد ہوں۔ اور جب پکاتا ہوں تو تھوڑا ہی وقت لگتا ہے۔ کیونکہ سوائے بھات اور روٹی کے کچھ پکاتا ہی نہیں۔ فطرت کی خوبصورتی کا بیان تو پہلے ہی کر چکا جس پانی میں نہاتا ہوں اُس کی طرح صاف پانی بہت ہی کم ہے۔ اگرچہ کیپن پہنتا ہوں تو بھی کپڑے کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ کیونکہ اپنا کوٹ پہن لینے ہی سے پوشش کی ساری کمی دور ہو جاتی ہے۔ پھر یہاں کیپن پہنتا شرم کی بات نہیں۔ کیونکہ ساتھ والے سب سادھک کیپن پہنے ہوئے ہیں۔

میں گھر کا دروازہ بند کر لینے سے جاڑا اُس میں مطلق دخل نہیں ہو سکتا۔ سو اب تک مجھ کو جاڑے کی تکلیف نہیں ہوئی۔ اسی طرح باپ نے مجھ کو یہاں پر بڑے آرام سے رکھا ہے۔ نیز توں کی کمی نہیں ہیں اپنا سارا بار اُس پر ڈالکر بے فکر ہو رہا ہوں۔ اگر کبھی کبھی بے اعتقادی آتی ہے تو باپ جلد اُس سے بھی مجھ کو جلد رہائی بخشیگا۔ کیونکہ میں اسی کے فضل پر بھروسہ کئے ہوئے ہوں۔ لوگ ایسے گرو کو چھوڑ انسان گرو ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ یہ گرو جو کرتا ہے سو کیا لکھوں بڑے گنہگار کو تھوڑی ہی دیر میں نجات کی راہ پر لیجاتا ہے۔ بے دھیان کو یا نہ ازنا زیادہ کیا لکھوں ہمیشہ اُس کے ساتھ رہ کر ساری باتوں میں اُس کی خبر گیری کرتا ہے۔ باپ جو کرتا بھلائی کے لئے ہی کرتا ہے۔

تاریخ ۴۔ لالچ کے بس میں آنے سے دن خشک حالت میں کٹا۔ رات کو باپ نے اپنے قدموں میں پناہ دی تھی۔

تاریخ ۵۔ آج صبح کی عبادت میں باپ کی مہربانی سے بڑی خوشی محسوس ہوئی تھی۔ بعد کو دودھ اور ستو کھا کر میلا دیکھنے کو گیا تھا۔ اُسی کا تتا پربت کے پورب کی طرف۔ میرے ساتھ میرا دودھ والا میرا گی تھا۔ ڈاکخانے میں جاکر ماں کا خط پایا۔ اچھا قلم نہ ہونے کے سبب اچھی طرح جواب لکھ نہ سکا۔ کٹی میں آکر روزنامہ کام ختم کرنے میں شام ہو گئی۔ شام کے بعد حالت اچھی نہ تھی ✣

تاریخ ۶۔ عام طور سے بہت برا نہیں رہا۔ سورنا مہیش کو خط لکھا۔

میری خوراک } رحیم و پر خیر (باپ) کا گنہگار کے ساتھ جو سلوک ہے سو بیان سے باہر ہے۔ میں جس دن یہاں پہونچا تھا۔ فقط اُسی دن بھوکا تھا۔ یکایک شیلا دیکھکر جب میں بہت ہی مایوس ہو گیا تھا۔ جب کوئی چارہ نہ دیکھتا تھا کہ کہاں جاؤں کوئی جا نکلا نہیں۔ تو جھرکوٹ کیطرف آکر ایک ٹوٹے کنوئیں کے پاس رات کاٹی تھی۔ لیکن وہ جو چھوٹے سے چھوٹے کیڑے تک کی خبر لیتا ہے۔ کیا اپنے بیٹے کو بھوکا رکھ سکتا ہے؟ ایک آدمی بہت سویرے وہاں آموجود ہوا۔ وہ میرے لئے ہی بھیجا گیا تھا۔ وہ آتے ہی میرے لئے کچھ کرنے کو تیار ہوا۔ بہت گفتگو کے بعد وہ میری حالت کو معلوم کرکے مجھے اُداسی ناگ بیتھی بابا جی

کے آشرم میں لے گیا۔ وہاں پہونچتے ہی باپ نے روٹی بجات کھیر وغیرہ کھلائی۔ اسی طرح روٹی پوری کھیر وغیرہ کھاتے ہوئے چار دن میں وہاں رہا۔ اگر وہاں بنا رہتا تو میں وہاں ایک "بابو" بن جاتا۔ اس لئے باپ مجھ کو انوسیا دیوی کے مندر میں لیگیا ۲۰ اگست سے ۱۱ اکتوبر تک وہاں کاٹا۔ بیماری کے سبب دو دن لنگھن کرنے کے سوائے مجھے یاد نہیں کہ اور کبھی بھوکا رہا۔ وہاں جو واقعات ہوئے سو عجیب تھے۔ پہلے دن پہونچتے ہی کھانے کو ملا دوسرے دن میں اپنے اس خلوت خانے سے باہر بہت نہیں نکلا۔ شام کے وقت سدھی باباجی کا ایک چیلا شکایت کرنے لگا کہ میں اوپر اُن سے ملنے یا بھوجن پانی کے لئے کیوں نہیں گیا۔ اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ سانجھ کے وقت تین روٹی اور دودھ میرے لئے آموجود ہوا۔ اس کے دوسرے دن شاید میں اوپر گیا تھا۔ پر بندروں کے ظلم اور نوکروں کی بے پرواہی کے سبب دل میں ٹھہرایا کہ پھر کبھی اوپر نہ جاؤنگا۔ لیکن کیا باپ اپنے بیٹے کو بھوکا رکھ سکتا ہے؟ ایک شخص آپ سے آپ میرے لئے کھانا لانے لگا۔ کھانا لانا آسان کام نہ تھا۔ سو ڈیڑھ سو ہاتھ اونچا پہاڑی پر سے چڑھنے اترنے کی تکلیف اور پھر اُن بندروں کا ظلم گوارہ کر کے کون کسی کے لئے کھانا لاتا ہے؟ دو تین روٹیاں لاتا تھا۔ پیچھے میری درخواست پر ایک یا ڈیڑھ روٹی لانے لگا۔ کسی کسی دن پوری اور مٹھائی بھی ملجاتی تھی۔ اسی طرح کچھ دن گذرتے گذرتے ایک اور بھی آدمی آیا۔ وہ بھی باپ کے حکم سے میری خدمت کے لئے مقرر ہوا۔ جنم اشٹمی کے روز رات کے ایک یا دو بجے میرے لئے حلوا لیکر حاضر ہوا۔ باپ اسی طرح میری خدمت میں مشغول ہے۔ (باقی دارد)

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مثل چوتھی ابتدائی تعلیم کے اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۲ء سے مڈل ورنیکلر کی تین جماعتیں ایک ارکین لیڈی صاحبہ کی نگرانی کر رہی ہیں جس سے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خرچ خوراک ماہواری فی طالب علم للعہ فیس جماعت ماہواری فی طالب علم حسب سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب و سٹیشنری علاوہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن اسکول میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کو ٹول کیریم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں کیرم ٹول فی عـہ سے ـعہ تک جن رکشا اعـہ سے اصـہ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ سکول میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر۔ پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

اڈیٹر مسٹر کلیب۔

چندہ سالانہ ۲ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۱ ہر کاپی۔ المشتہر ای ایم ویری ڈی ڈی لودھیانہ

کرسچن بک سٹور لودھیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم و ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اُردو و پنجابی زبانوں میں ریلیجس ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی اینڈ فارن سوسائٹی کیفرڈ سے شایع ہوتی ہیں فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔ مینیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودھیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن دنیا کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شایع ہوتے ہیں۔ چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۲ ر سے ایک روپیہ تک۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱ ؏

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ے

غیر ممالک سے ۱۳ ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہار

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ۱/۸ حصہ	۴ر ے	ے	لعہ
چوتھائی کالم	ے	لعہ	عہ
نصف کالم	لعہ	عہ	وعہ
پورا کالم	عہ	رصہ	صہ
پورا صفحہ	صہ	صعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۳ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جاویگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام فدائی برادرز چھپا